JUNE 2008
حضرت
امیر معاویہ
امیر معاویہ پر ایک نظر
مصنف
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
متوفی ۱۳۹۱ھ
ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

| | |
|---|---|
| نام کتاب:- | امیر معاویہ پر ایک نظر |
| مصنف:- | حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ |
| صفحات:- | 96 |
| تعداد:- | 2000 |
| سن اشاعت:- | ماہ جون 2006ء جمادی الاول 1427ھ |
| سلسلہ مفت اشاعت نمبر:- | 146 |

ناشر:- جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

Ph:2439799


ا

# حضرت اَمِیرمُعَاوِیَہ رضی اللہ عنہ

## امیر معاویہ پر ایک نظر


مُصنّف

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی 1391ھ



ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

Ph:2439799

**نمبر۷:** "جو مجھ سے اور حسن وحسین سے ان کی ماں ان کے باپ سے محبت کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔(ترمذی، أحمد عن علی المرتضی)

**نمبر۸:** "اولادِ عبدالمطلب جنتیوں کے سردار ہیں۔ میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین، مہدی"۔ (ابن ماجه، حاکم عن أنس)

**نمبر۹:** "قیامت میں سارے نسب اور سسرالی رشتہ ٹوٹ جائیں گے۔ سوائے میرے نسب اور میرے سسرالی رشتہ کے"۔(أحمد، حاکم عن مسور ابن مخرمة)

**نمبر۱۰:** "اللہ نے فاطمہ اور اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرمادیا"۔(بزار، أبویعلی، طبرانی عن أبی مسعود)

**نمبر۱۱:** فرمایا ﷺ نے کہ "قیامت میں اعلان ہوگا کہ اے اہلِ محشر سر جھکا لو آنکھیں بند کر لو۔ صراط پر فاطمہ بنت محمد ﷺ گزرنے والی ہیں۔ پھر فاطمہ زہرا ستر ہزار حوروں کے ہمراہ بجلی کی کوند کی طرح گزر جائیں گی"۔(أخرجه أبوبکر فی الغیابات عن أبی أیوب، ال صواعق المحرقة)

**نمبر۱۲:** فرماتے ہیں ﷺ ہم سب سے پہلے اپنے اہلِ بیت کی شفاعت کریں گے پھر اقرب فالا قرب کی۔(طبرانی عن ابن عمر)

اور بھی بے شمار احادیث ہیں مگر استدلال کے لئے اتنی ہی کافی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے تمام اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کبار کی سچی غلامی نصیب کرے۔

### پہلا باب

## امیر معاویہ ؓ کے حالات

**امیر معاویہ کا نسب:۔** آپ کا نام معاویہ کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ والد کی طرف سے پانچویں پشت میں اور ماں کی طرف سے بھی پانچویں پشت میں حضور انور ﷺ سے مل جاتے ہیں۔



والد کی طرف سے نسب یہ ہے۔ معاویہ (ابوعبدالرحمٰن) ابن صخر (ابوسفیان) ابن حرب ابن امیہ بن عبد شمس ابن عبد مناف۔ ماں کی طرف سے سلسلہ یہ ہے کہ معاویہ ابن ہند بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف۔

عبد مناف نبی کریم ﷺ کے چوتھے دادا ہیں کیوں کہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ہیں۔ امیر معاویہ ؓ عبد مناف میں حضور سے مل جاتے ہیں لہٰذا امیر معاویہ ؓ نسبی لحاظ سے حضور ﷺ کے قریبی اہلِ قرابت میں سے ہیں۔

**سسرالی رشتہ:۔** امیر معاویہ ؓ نبی کریم ﷺ کے حقیقی سالے ہیں کیوں کہ ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں وہ امیر معاویہ کی حقیقی بہن ہیں۔ اس لئے امیر معاویہ ؓ حضور ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بھی ہیں لہٰذا ان کا حضور سے دوہرا رشتہ ہوا۔ نسبی اور سسرالی "مثنوی شریف" میں امیر معاویہ کو تمام مومنوں کا ماموں فرمایا اس کے یہ ہی معنی ہیں۔

**امیر معاویہ ؓ کی ولادت:۔** امیر معاویہ ؓ کی پیدائش کی صریح روایت دیکھنے میں نہیں آئی مگر حساب سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کی پیدائش حضور ﷺ کے ظہورِ نبوت سے آٹھ سال پہلے مکہ میں ہوئی۔ کیوں کہ آپ کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی اور حضور کی ہجرت نبوت کے تیرہ (۱۳) سال بعد ہوئی اور ۱۰اھ میں سرکار ﷺ کی وفات شریف ہے اس حساب سے امیر معاویہ کی پیدائش نبوت کے ظہور سے ۸ سال پہلے ہونی چاہئے۔

**امیر معاویہ ؓ کا اسلام:۔** صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہ ؓ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۷ھ میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہورِ ایمان کے لحاظ سے کہا۔ جیسے حضرت عباس ؓ درپردہ جنگ بدر کے دن ہی ایمان لاچکے تھے مگر احتیاطاً اپنا ایمان چھپائے رہے اور فتح مکہ میں ظاہر فرمایا تو لوگوں نے انہیں بھی فتح مکہ کے مومنوں میں شمار کردیا حالانکہ آپ

**امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات:۔** امیر معاویہ کی وفات ۴ رجب ۶۰ ھ میں مقام دمشق میں لقوہ کی بیماری سے ہوئی۔ صحیح یہ ہے کہ اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ بعض مؤرخین نے ۸۰، بعض نے ۸۸، بعض نے ۸۶ برس بھی لکھی ہے مگر قول اول زیادہ قوی ہے۔ "**اکمال فی اسماء الرجال**" مصنفہ صاحب مشکوٰۃ میں جو آپ کی عمر ۴۸ سال لکھی ہے۔ وہ کاتب کی غلطی ہے کہ کاتب بجائے **ثمان و سبعون** کے **ثمان و اربعون** لکھ گیا ہے یا اس سے حکومت کی مدت مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

امیر معاویہ مرضِ وفات میں بار بار کہتے تھے کہ کاش میں قریش کا معمولی انسان ہوتا جو ذی طویٰ گاؤں میں رہتا اور ان جھگڑوں میں نہ پڑتا جن میں پڑ گیا اور بوقتِ وفات وصیت فرمائی کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ناخن شریف ہیں وہ بعد غسل کفن کے اندر میری آنکھوں میں رکھ دیئے جائیں اور کچھ بال مبارک اور حضور کا تہمند، حضور کی چادر اور قمیص شریف ہے۔ مجھے حضور کی قمیض میں کفن دینا۔ حضور کی چادر لپیٹنا، حضور کا تہمند مجھے باندھ دینا اور میری ناک کان وغیرہما پر حضور کے بال شریف رکھ دینا۔ پھر مجھے اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ کے سپرد کر دیا۔

**امیر معاویہ کی لیاقت و قابلیت:۔** امیر معاویہ نہایت دیانتدار، سخی، سیاستدان قابل حکمران وجیہہ صحابی تھے۔ آپ نے عہد فاروقی و عہد عثمان میں نہایت قابلیت سے حکمرانی کی آپ کی حکومت میں نہایت آسانی سے مالیہ وصول ہو جاتا تھا جو مدینہ منورہ پہنچا دیا جاتا تھا۔ عمر فاروق و عثمان غنی آپ سے نہایت خوش رہے۔ عمر فاروق نہایت محتاط اور حکام پر سخت گیر تھے۔ ذرا سے قصور پر حکام کو معزول فرما دیتے تھے، معمولی سی گرفت پر حضرت خالد ابن ولید جیسے جرنیل کو معزول فرما دیا مگر اس کے باوجود امیر معاویہ کو برقرار رکھا جس سے معلوم ہوا کہ آپ سے اتنی دراز مدت حکومت میں کوئی لغزش سرزد نہ ہوئی۔

**امیر معاویہ کے فضائل:۔** امیر معاویہ کے فضائل دو طرح کے ہیں۔ ایک عمومی، دوسرے



خصوصی۔ عمومی فضائل یہ ہیں کہ وہ جلیل نشان، عظیم المرتبت صحابیٔ رسول ہیں، لہٰذا صحابہ کے جس قدر فضائل و درجات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ان سب میں امیر معاویہ داخل ہیں۔ رب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کل صحابہ سے جنت کا وعدہ فرما چکا۔ ان کے لئے تقویٰ طہارت لازم فرما دی، وہ سب سچے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو چکا، وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔ وہ بڑے کامیاب ہیں، ان سے جلنے والے عناد رکھنے والے کفار ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جن کی آیات مقدمہ میں گزر چکیں ان سب میں امیر معاویہ یقیناً داخل ہیں۔

نیز امیر معاویہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبی عزیز اور سسرالی قرابت دار ہیں لہذا جو آیات حضور کے اہلِ قرابت کے متعلق نازل ہوئیں۔ ان سب میں امیر معاویہ شامل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر مراتب و درجات صحابہ کرام یا اپنے اہلِ قرابت کے بیان فرمائے ان سب میں بھی امیر معاویہ شامل ہیں۔ فرمایا "میرے سارے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"۔ "میرے صحابہ کا سوا سیر جو خیرات کرنا تمہارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے"۔ "میرے صحابہ سے جس نے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے ان سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی" وغیرہ وغیرہ۔ یہ احادیث بھی مقدمہ میں گزر چکیں، ان سب میں امیر معاویہ شامل ہیں۔ اگر امیر معاویہ کے اور کوئی خصوصی فضائل حدیث و قرآن میں نہیں وارد ہوئے۔ وہ بھی عظمت والے اور واجب احترام ہیں۔ ان پر ہمارا ایمان ہے کہ خود نبوت عظیم الشان درجہ ہے۔ ایسے ہی صحابہ کے متعلق عقیدہ رکھنا چاہئے۔

**ضروری نوٹ:۔** پیغمبر کی قرابت داری مومن کے لئے درجات کا باعث ہے لہذا ابولہب، ابوجہل وغیرہ۔ اس سے علیحدہ ہیں کہ اگرچہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے تعلق رکھتے ہیں مگر کافر ہیں جیسے کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا ہونے کے باوجود ہلاک ہو گیا۔ امیر معاویہ مومن، عادل، ثقہ صحابی ہیں لہٰذا ان کے لئے حضور کی قرابت بڑے درجات کا باعث ہے۔

**امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خصوصی فضائل:۔** صحابیت اور قرابتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ امیر